REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP. 23.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۴۵ — شمارہ ۱۶، ۱۷

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ — محمد نسیم خان

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے — بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن — بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۲۹ ذیقعدہ / ۶ ذوالحجہ ۱۴۱۶ ہجری — ۱۸/۲۵ شہادت ۱۳۷۵ ہش — ۱۸/۲۵ اپریل ۱۹۹۶ء

اخبار احمدیہ

لندن ۲۲ اپریل ۱۹۹۶ء (ایم ٹی اے)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام پیارے آقا کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور پرنور کا حامی و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے!

"..... جبکہ ان ساری باتوں سے معلوم ہو گیا کہ سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی عقائد، زبان، اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا، حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر سے کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تینوں حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جاوے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا، اس لئے ساتھ ہی "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" کی تعلیم دے دی۔ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے، کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور پھر "اِیَّاکَ اَعْبُدُ وَاِیَّاکَ اَسْتَعِیْنُ" نہیں کہا۔ اس لئے کہ اس میں نفس کے تقدم کی بو آتی تھی۔ اور یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ تقویٰ والا تمام انسانوں کو لیتا ہے۔ زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں۔ اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے۔ اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھائے تو یہ امر دیگر ہے لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ اسلام سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیاں خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو، نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف، زبان کو نہ روکے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے بھی کچھ کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابو طالب، آپ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے، میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ "یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ" (آل عمران: ۱۱۵) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے۔ اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ۴۲۲ تا ۴۲۴)

منیر احمد خادم آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸/۲۵ شہادت ۱۳۷۵ ہش

ایڈز ـ قدرت کا ایک بھیانک انتقام

(۶)

گزشتہ گفتگو میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ غیر مرد و عورت کے بے جا میل جول اور ناجائز اختلاط نے جنسی بے راہ روی و بے حیائی کو جنم دے کر دنیا میں ایڈز جیسی خوفناک بیماری پھیلادی ہے۔ آج کی اس گفتگو میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس دور میں کثرت شراب اور منشیات کے سیلاب نے بھی بے حیائیوں کی نشو و نما میں ایک مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اور ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ روئے زمین کے تمام مذاہب میں صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے مکمل طور پر شراب کو حرام قرار دے کر اس کے نقصانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اسلام سے قبل مذاہب نے ہرگز شراب پر مکمل پابندی عائد نہیں کی تھی۔ بلکہ بقول ان کے رشی۔ منی دیوتا اور انبیاء تک شراب پیا کرتے تھے۔ اب جن کے دیوتا اور انبیاء شراب پیتے ہوں یا جس گھر کے بڑے شراب کے عادی ہوں وہ بھلا اپنے بچوں کو شراب سے کس طرح روک سکتے ہیں۔ پس آج ہم ڈنکے کی چوٹ سے اس بات کا اعلان کرسکتے ہیں کہ یہ فخر صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس نے شراب اور دیگر منشیات کے زہر کو مکمل طور پر حرام قرار دیا ہے۔ قبل اس کے کہ اس تعلق میں اسلام کی جامع و مانع اور اکمل و اتم تعلیم بیان کی جائے، پہلے دیگر مذاہب کے بیانات درج کئے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب اتھروید میں لکھا ہے :-

"اے اشونی کمارو ! پہاڑوں میں جنگلوں میں جنگلی جڑی بوٹیوں میں مدھو (شراب) ہے۔ اس وقت (یعنی یگیہ کی تقریب پر) جو کشید کی جاتی ہے اس کا رس میرے لئے اور آپ کے لئے ہو۔" (اتھروید کانڈ ۹ ادھیائے ۱ منتر ۱۷)

مذکورہ منتر میں تو دیوتا سے شراب کے استعمال کی درخواست کی گئی ہے مگر بلور کے بنائے ہوئے ینتر کی پوجا کے وقت اس سے بڑھ کر اسے شراب سے غسل دیا جاتا ہے۔ گویا عملاً اُسے شراب پلائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ اتھروید کا یہ منتر پڑھا جاتا ہے :-

"اے بلور کے بنائے ہوئے ینتر آپ ہمارے مہمان بن کر گھر میں رہیئے گا اور ہم آپ کو شراب۔ شہد اور میٹھے میٹھے اس طرح کے کھانے دیتے ہیں۔"

(کانڈ ۱۰ ادھیائے ۶ منتر ۲۶-۲۷)

یہ منتر ظاہر کرتے ہیں کہ ہندو پجاری پوجا کے وقت اپنے دیوتا سے شراب پینے کی درخواست کرسکتا ہے۔ اب اگلا منتر یہ بتائے گا کہ دیوتا اپنی کامیابی کی خوشی میں خود شراب پیتے ہیں۔ لکھا ہے :-

"دشمنوں کو قابو کرکے فتح پانے کے لئے اِندر نے شراب کے پیالے پیئے۔"

اب ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی مقدس کتاب بائیبل میں شراب کے متعلق کیا تذکرہ ہے۔ چنانچہ ہم پاتے ہیں کہ عہد نامہ قدیم میں بھی مختلف جگہوں پر شراب کے حلال ہونے کا ذکر ہے۔ کیونکہ اس میں ہم صاف طور پر لکھا ہوا پاتے ہیں کہ بعض انبیاء نے بھی شراب پی۔ مثلاً پیدائش باب ۹ آیت ۲۰ تا ۲۳ میں حضرت نوح علیہ السلام کے شراب پی کر اپنے ننگ پن کو ظاہر کرنے کے متعلق لکھا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے متعلق پیدائش کے باب ۱۴ آیت ۱۸ میں ہے کہ بادشاہ نے ان کی دعوت میں روٹی اور شراب پیش کی۔ اسی طرح حضرت لوطؑ کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی لڑکیوں نے انہیں شراب پلائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں نہ صرف شراب حرام نہ سمجھی جاتی تھی بلکہ ضروریات زندگی میں سے شمار کی جاتی تھی۔ پھر بائیبل کے بیان کے مطابق نہ صرف حضرت اسحٰق نے خود شراب پی بلکہ حضرت یعقوبؑ کے حق میں یہ دعا کی کہ خدا تجھے اناج اور مے کی زیادتی بخشے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ سلسلہ بنی اسرائیل کے سب سے آخری شرعی نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی شراب کے حلال ہونے کے متعلق پرانے احکامات منسوخ نہیں کئے۔ بلکہ انہوں نے بھی شراب کو خداوند کا چڑھاوا قرار دے کر مقدس کہا ہے جیسا گنتی باب ۱۸ آیت ۱۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی سے اچھی شراب کا حضرت ہارون اور ان کی اولاد کے لئے وعدہ کیا گیا اور بنی اسرائیل کا فرض قرار دیا گیا کہ وہ عمدہ شرابیں خدا تعالیٰ کے نام پر معبد پر چڑھائیں جنہیں کاہن استعمال کریں۔

بنی اسرائیل کے اسی سلسلہ میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تو انہوں نے بھی بقول انجیل شراب کی حرمت کا فتویٰ نہیں دیا۔ چنانچہ ان کا معجزانہ طور پر شراب بنانا اور دوسروں کو پلانا یوحنا باب ۲ آیت ۲ تا ۱۰ سے ثابت ہے۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک گزشتہ مذاہب شراب کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے چلے آئے ہیں۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اہلِ عرب بھی شراب کو پانی کی طرح استعمال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جب تک شراب کا حکم نازل نہیں ہوا تھا بعض صحابہ بھی شراب پی لیا کرتے تھے۔ وہ الگ بات ہے کہ خدا کے خاص فضل و رحم سے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے لے کر کبھی شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ حکم نازل فرمایا :-

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا۔ (بقرہ : ۲۲۰)

یعنی لوگ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہ ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو کہہ دے ان میں نقصان بھی بہت ہے اور لوگوں کے لئے بے شک منافع بھی ہیں۔ لیکن اس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے۔

پھر فرمایا :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ○ (المائدہ : ۹۱-۹۲)

اے مومنو! شراب۔ جوا۔ چڑھاوے کی جگہیں اور لاٹری یہ سب شیطانی کاموں میں سے ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے۔ اور تم کو ذکرِ الٰہی اور نماز سے روک دے۔ کیا تم اس بات سے رک جاؤ گے۔

دنیا کی مذہبی تاریخ میں یہ وہ پہلا حکم تھا جس کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں شراب کو نہ صرف حرام قرار دیا گیا بلکہ اس کی حرمت کے عقلی دلائل بھی نہایت وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ دیکھو بے شک شراب میں فوائد بھی ہیں۔ اس کے ذریعہ بہت سے لوگ اپنے کاروبار کو چمکاتے ہیں۔ ہمارے آج کے اس دور میں بھی شراب کے ذریعہ ملنے والے ٹیکسوں سے جس کو آبکاری کا ٹیکس کہا جاتا ہے حکومتوں کے بہت سے اخراجات چلتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا بے شک اس میں مالی فائدہ بھی ہے لیکن مجموعی طور پر اگر وسیع النظری سے دیکھا جائے تو اس کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ گھروں کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ زمینیں جائدادیں اس خراب عادت کے نتیجہ میں بک جاتی ہیں۔ (باقی صـ۱۱ پر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر :-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ـ ربوہ ـ پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

ارشادِ نبویؐ
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
ـ (منجانب) ـ
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا :-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ مینگو لین ـ کلکتہ ـ ۷۰۰۰۰۱
فون نمبرز :-
۲۲۸۵۲۲۲
۲۲۸۱۶۵۲
۲۲۳۰۷۹۴

خطبہ جمعہ

خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ ردسمبر ۱۹۹۵ء (۲۹ فتح ۱۳۷۴ہش) بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ۝ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝

(سورۃ البقرہ: ۱۸، ۱۹)

بعدہ آپ نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آج کے خطبے میں یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا سال ۱۹۹۵ء اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سی برکتیں لے کے آیا، بہت سے اہم واقعات اس سال میں رونما ہوئے اور بہت سی خوشخبریاں جماعت کے لئے پیچھے چھوڑ کر اب یہ رخصت ہونے والا ہے صرف اس سال کی چند گھڑیاں باقی ہیں اور پھر ہم ایک نئے سال میں داخل ہوں گے۔ اسی نسبت سے ہم سب کو اپنے سال گزشتہ کے حالات پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے اور اس نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال میں کتنی بدیاں اتار پھینکی ہیں، کتنی خوبیاں نئی حاصل کی ہیں، کون سی نیکیاں ہیں جن سے پہلے محروم تھے، اس دفعہ ہمیں توفیق ملی، کون سی نیکیاں ہیں جن سے محروم رہ گئے تھے، کہیں ایسا تو نہیں کہ پہلے عادی تھے مگر اب سست پڑ گئے۔ یہ جائزہ ہر سال کے اختتام پر ہونا چاہیئے اور بہت ہی اہم جائزہ ہے۔ ٹھنڈے مزاج کے ساتھ غور کرنا چاہیئے اپنے حالات پر غور کرنا چاہیئے۔ وہ ذمہ داریاں جو آپ کے سپرد ہیں ان پر غور کرنا چاہیئے مثلاً شادی شدہ ہیں تو بیوی اور بچوں پر نظر ڈال کر دیکھیں کتنا وہ دین کے قریب آئے ہیں، کتنا دین سے دور ہٹے ہیں۔ نیکی کی باتوں میں دلچسپی پر کیا کیا حال ہے۔ کیا اس سال میں وہ دنیا کے گندے پروگرام دیکھنے کی طرف زیادہ مائل رہے ہیں یا دینی پروگراموں میں دلچسپی بڑھی ہے۔ غرضیکہ یہ جائزہ بہت وسیع ہے اور اپنے زیر نگیں سب کا خیال رکھنا چونکہ یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے، جو ہمارے سپرد ہوئے ہوئے ہیں ان کے متعلق بھی ہم پوچھے جائیں گے تو اپنی ذات سے یہ جائزے کا سفر شروع کریں اور اسی کو پھیلاتے چلے جائیں، گردوپیش میں، اپنی بیوی، اپنے بچوں پر، اپنے ماحول پر، دوستوں پر، عزیزوں پر اور بالعموم یہ نظر ڈالیں کہ یہ سال ہمارا کیسا رہا۔ اور پھر اس سے گزشتہ سال پر بھی، ایک اڑتی سی نظر ڈال لیں یہ طے کرنے کے لئے کہ آپ کا قدم روحانی لحاظ سے آگے بڑھ رہا ہے یا پیچھے ہٹ رہا ہے کیونکہ یہ جائزہ وقتاً فوقتاً ضروری ہے۔ خصوصیت کے ساتھ جب سالوں کے جوڑ آتے ہیں اس وقت تو یہ جائزہ بہت ہی ضروری ہو جایا کرتا ہے۔

رمضان المبارک بھی آنے والا ہے۔ پچھلے رمضان سے اس کا موازنہ بھی ہم کریں گے انشاء اللہ۔ اور میں گزشتہ رمضان میں یہ آپ کو واضح طور پر نصیحت کر چکا ہوں کہ رمضان سے رمضان کے سفر کا بھی جائزہ لیا کریں۔ سال کبھی ایک خاص مقام سے باندھے جاتے ہیں اور خاص مقام تک چلتے ہیں۔ کہیں ایک دوسرے مقام سے باندھے جاتے ہیں اور پھر اسی مقام تک آئندہ سال تک چلتے ہیں۔ تو جہاں تک انگریزی مہینوں کا تعلق ہے اس کا سفر یکم جنوری سے شروع ہوگا اور اکتیس دسمبر پہ ختم ہوگا۔ جہاں تک اسلامی مہینوں کا تعلق ہے رمضان سے ہمارا سال شروع ہوتا ہے یعنی عملاً ہم شعوری طور پر رمضان سے سال شروع کرتے ہیں اگرچہ محرم سے سال شروع ہوتا ہے مگر میرے نزدیک تو رمضان ہی ہے سال کا پیمانہ۔ رمضان سے شروع ہوتا ہے اور رمضان پر جا کر ختم ہوتا ہے۔

اس پہلو سے ایک اور بات بھی ہے جس کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس سال کے آغاز میں میں نے آپ کے سامنے یہ ذکر کیا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو "بعد گیارہ" الہام کا ذکر فرمایا ہے اس کے ساتھ جو زمانہ اس کی تفہیم پوری طرح ظاہر نہیں ہوئی۔ مختلف علماء مختلف وقتوں میں اسے مختلف حالات پر چسپاں کرتے رہے۔ میں نے دعائیہ رنگ میں اور بھاری امید رکھتے ہوئے کہ اللہ اپنی رحمت سے میرے اس دعائیہ جذبے کو قبول فرمائے گا آپ کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ ہو سکتا ہے ہجرت کے آغاز سے گر گیارہ سال پورے ہونے کے بعد جو سال چڑھے گا وہی سال "بعد گیارہ انشاء اللہ" کے ساتھ تعلق رکھتا ہوگا۔ اس پہلو سے ابھی کچھ مہینے باقی ہیں اور اگر سال کو ایک اور پہلو سے دیکھا جائے تو ۱۹۸۴ء کا سال وہ سال ہے جس میں دشمن نے ظلموں کی انتہا کر دی اور وہ سال ۹۵ء کے اختتام تک گیارہ سال پورے کرتا ہے اور پھر ۹۶ء کا پورا سال "بعد گیارہ" کے دائرے میں آتا ہے۔ لیکن ایک پہلو ایسا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیشگوئی ایک رنگ میں تو پوری ہو چکی ہے۔ اس کا تقاضا نہیں ابھی کھلا کہ آپ کے سامنے نہیں آئیں لیکن رفتہ رفتہ جب ان رازوں سے پردہ اٹھے گا تو جماعت حیران رہ جائے گی کہ کتنی عظیم الشان "بعد گیارہ" کی پیشگوئی تھی جو جماعت کے حق میں پوری ہوئی ہے اور ابھی آپ پوری طرح اس کے اسرار سے واقف نہیں ہیں۔

اسی ضمن میں میں نے یہ آیت تلاوت کی ہے "مثلھم کمثل الذی استوقد نارًا" ان لوگوں کی مثال ایسے شخص کی ہے جس نے آگ بھڑکائی ہو۔ "فلما اضاءت ما حولہ" جب وہ ماحول کو چمکا دے "ما حولہ" اپنے گردوپیش کو چمکا دے "ذھب اللّٰہ بنورھم" اللہ ان کا نور لے جائے "وترکھم فی ظلمات لا یبصرون" اور ایسے اندھیروں میں بھٹکتا چھوڑ دے کہ وہ کچھ دیکھ نہ سکیں۔ "صمٌّ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون" وہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں "فھم لا یرجعون" اور وہ حق کی طرف لوٹیں گے نہیں۔

اس آیت میں بھی ایک نور کا ذکر ہے اور اس آیت میں ایک نار کا بھی ذکر ہے۔ اس ذکر کو واپس اس مضمون کی طرف لے جانے سے پہلے جس کا میں نے ابھی بیان کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس نور اور نار کے معاملے کو اس آیت کے ساتھ رکھتے ہوئے آپ کے سامنے حل کروں جس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اپنے نور سے دی ہے یا

اپنی مثال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے نور سے دی ہے اور وہاں بھی ایک نار کا ذکر ہے" ولو لم تمسسہ نار"۔

تو ایک نور اور نار کا ذکر اس آیت میں ہے، اکٹھے آتا ہے۔ ایک نور اور نار کا ذکر اس آیت میں ہے جو ایک ہی جگہ ملتا ہے تو وہاں نار سے کیا مراد ہے۔ بسا اوقات یہ سمجھا جاتا ہے اور اپنے اندر یہ بھی ایک طرح سے صحیح ترجمہ ہو سکتا ہے میں اس کا انکار نہیں کرتا مگر جس پہلو سے میں اسے دیکھ رہا ہوں یا دعا کے بعد اللہ نے مجھے سمجھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ گہرا ترجمہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے تعلق میں زیادہ عمدگی سے چسپاں ہوتا ہے۔ وہاں یہ مفہوم لیا جاتا ہے کہ" لولم تمسسہ نار" یہ تیل اپنی ذات میں ایسا شفاف تھا جو بھڑک اٹھنے کے لئے تیار بیٹھا تھا خواہ اسے آگ نہ بھی TOUCH کرے یعنی مس نہ کرے۔ پھر جب اللہ کا نور نازل ہوا تو گویا اس شعلہ نور نے آگ کا کام کیا جس نے اسے اور بھی بھڑکا دیا اور" نور علی نور" بن گیا۔ لیکن وہاں اللہ کی طرف سے نار اترنے کا تو کوئی ذکر نہیں ہے، نور اترنے کا ذکر ہے اور پہلی جگہ لولم تمسسہ نار کا ذکر ہے۔ اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسانی صلاحیتوں کے تیل پہ بعض دفعہ اس کی ذات کی نار بھی اثر انداز ہوتی ہے اور بسا اوقات انسان اپنی صلاحیتوں کو اپنی اندرونی نار سے بھڑکاتا ہے۔ اور وہ فائدہ مند ہونے کی بجائے نقصان کا موجب بن جاتی ہیں۔ بنیادی طور پر وہ صفات نیک و بد سب برابر ہیں لیکن نار نے ان کو بھڑکایا ہے یا نور سے وہ بھڑکی ہیں۔ بنیادی ان دو چیزوں میں نمایاں فرق ہے۔

تو لولم تمسسہ نار" سے میرے نزدیک مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وجود کو نار مس نہیں کر سکتی تھی۔ ناممکن تھا کہ کسی پہلو سے بھی نار آپ کی ذات پر اثر انداز ہو" لولم تمسسہ نار" کا مطلب ہے باوجود اس کے کہ آپ کی کسی نفسانی خواہش نے آپ کی صلاحیتوں پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی نفسانی خواہش سے آپ متاثر نہیں ہوئے پھر بھی وہ ایسا نور تھا جو خود بخود چمکنے کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ پس نار نے تو مس نہیں کیا ہاں آسمان سے ایک شعلہ نور اترا ہے جو وحی کا نور تھا اور اس نے" نور علی نور" کی کیفیت پیدا فرما دی۔ پس نار اور نور کا ایک اکٹھا ذکر وہاں ملتا ہے اور ایک یہاں ملتا ہے جہاں اہل نار کے نور کا ذکر ہے، ان کو بھی ایک قسم کا نور ملتا ہے۔ اہل نار وہ ہیں جو آگ بھڑکانے والے ہیں جیسے" تبت یدا ابی لہب وتب" میں ذکر ملتا ہے کہ ایسا بھی بدبخت تھا جو آگ بھڑکاتا پھرتا تھا۔ اور قرآن کریم کے آغاز ہی میں یہ بات بعض گروہوں کی طرف منسوب فرمائی گئی۔ بعض شریروں اور کفار کی طرف کہ وہ بھی مومنوں کے خلاف آگ بھڑکاتے پھرتے ہیں اور جب آگ بھڑکتی ہے تو وہ اس سے لذت یاب ہوتے ہیں کہ تیار بیٹھے ہوتے ہیں کہ اب ہمیں لطف آئے گا۔ اس وقت وہ اندھے ہو جاتے ہیں کچھ ان کی پیش نہیں جاتی اور جو نتائج دیکھنے کے متمنی ہوتے ہیں ان نتائج سے کلیتہً محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

> چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر ایک عالمی نور نازل ہوا ہے جو کل عالم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے فطرت سے اس کا باندھا جانا ضروری تھا اور فطرت میں مخفی ہر پہلو کے ساتھ جہاں جہاں تعلق ضروری ہے وہاں قرآن نے ضرور باندھا ہے

یہ سال جو گزر رہا ہے اس میں ایسا بھی ایک واقعہ ہو چکا ہے اور اسی وقت مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا کہ یہ کیا سازش ہے کیونکہ یہ سال ہماری جماعت کے خلاف سازشوں کا سال بھی ہے۔ اور اس پہلو سے ہماری تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ جب میں نے یہ اعلان کیا اس سے پہلے میں بھی اعلان کر چکا تھا کہ دعائیں کریں۔" اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا" کہ اے اللہ دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے وہ دشمن عامۃ الناس نہیں۔ وہ دشمن مسلمان شریف علماء نہیں بلکہ وضاحت کے ساتھ میں نے یہ بات کھول دی تھی کہ وہ دشمن، وہ شریروں کے راہنما ہیں جو شرارتوں کے مرکز ہیں جہاں سے آگ کے شعلے اٹھتے ہیں اور بھڑکائے جاتے ہیں۔ وہ شریر پیش نظر ہیں یعنی دشمنوں کے سردار ایسے راہنما جو کسی صورت بھی باز نہیں آتے اور لازماً ہمیشہ شر اور فساد کی آگ بھڑکانے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ میں نے یہ وضاحت اس لئے کی کہ جماعت کی شان نہیں ہے کہ وہ بددعائیں کرتی پھرے یا بددعائیں جلد جلد کرے صرف ان بدبختوں کے لئے بددعا کرنی چاہئے۔ ان کے لئے بددعا قوم کے لئے لازماً دعا بن جاتی ہے۔ ان کی بدی سے ان کے شر سے نجات کا ذریعہ ہی یہی رہ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے پکڑ میں جلدی کرے یا جلدی کا لفظ تو مناسب نہیں اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے ایسے سامان پیدا فرما دے کہ ان کے شر سے دنیا محفوظ ہو جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر وہ شرارتیں اپنے منطقی نتیجے کو ضرور پہنچیں گی۔ اور یہاں اس وقت میرے پیش نظر احمدیوں کو پہنچنے والا شر نہیں تھا بلکہ اہل پاکستان کو پہنچنے والا شر خصوصیت سے پیش نظر تھا۔ اور وہ شر ایسا تھا جس کی تیاریاں وہاں کی جاچکی تھیں اور ہو رہی تھیں۔

چنانچہ ایک وہ پہلو تھا جس کے نتیجے میں نظر آیا کہ یہ واقعہ ہوا کہ سارے علماء نے مرجوڑے اور کہا ہم اکٹھے ہوتے ہیں اور ہم ایک ہو جائیں گے اب ہمارے اندر کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ مجھے اسی وقت سمجھ میں آگئی کہ یہ تو جواب دیا جا رہا ہے ہماری دعا کا۔ ہماری دعا تو اللہ سے تھی اور اس دعا کی غرض حال یہ تھی کہ اے خدا ان کو پارہ پارہ کر دے تو کہتے ہیں دیکھو جی تمہاری دعا کا اثر ہم تو اکٹھے ہو گئے۔ لیکن چند دن ہی میں وہ جھوٹی وحدت ٹوٹ گئی اور اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف ہونا شروع ہو گئے۔ لیکن صرف یہ بات کافی نہیں ہے اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو انشاء اللہ آئندہ وقت آنے پر میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

ایک دوسرا منصوبہ انہوں نے یہ بنایا کہ اگلے سال جماعت کا سال پورا ہونے تک جماعت کے خلاف ایک عظیم فساد برپا کر دیا جائے کہ جس کے بعد ہم کہہ سکیں کہ جماعت پاکستان سے اب ختم ہو چکی ہے اور وہ سکیم بنانے کے بعد انہوں نے لندن پہنچ کر یہ پیغام بھیجا کہ ہم ایک ضروری بات کے لئے آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ جو پیغام بھیجا اس میں کوئی باتیں نہیں جھوٹے عذر تھے، جو اصل بات نکلی وہ اور تھی، جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ پیغام یہ تھا کہ آپ کی باتوں سے لگتا ہے کہ آپ کو امت مسلمہ کی ہمدردی تو ہے لیکن کم اور اسی لئے ہم کچھ افہام و تفہیم کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کوئی افہام و تفہیم آپ سے میں نے نہیں کرنا۔ میری باتیں کھلی کھلی ہیں میں خطبات میں سب کچھ کھول دیتا ہوں اور آپ کو پیغام مل چکا ہے۔ آپ کی مرضی ہے کہ مانیں یا نہ مانیں مگر اگر کوئی بات کرنی ہے تو میری نمائندگی میں امیر صاحب یو۔کے موجود ہیں اور ان کے ساتھ میں اوروں کو بھی شامل کر دوں گا۔ آپ نے جو کہنا ہے ان سے کہہ دیں۔ جب وہ ملنے کے لئے آئے تو پھر بات اور نکلی۔ بہت سی ادھر ادھر کی باتوں کے بعد انہوں نے کہا ہم آپ کو دراصل وارننگ دینے آئے ہیں۔ آپ ہمیں پیغام پہنچا دیں کہ اب دو ہی رستے رہ گئے ہیں یا تو وہ اسلام قبول کر لیں جو ان کا اسلام ہے۔" انا للہ وانا الیہ راجعون" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اسلام کو چھوڑ دیں یعنی عملاً یہ پیش نظر تھا کہ وہ اسلام جو حقیقی اسلام ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ کا اسلام ہے جس میں جھوٹ کی کسی قیمت پر اجازت نہیں [illegible]

کسی حالت میں اجازت نہیں اس کو چھوڑ کر ان جھوٹوں کا اسلام قبول کرلوں۔ یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر ویسے میں ان کی بات بتا رہا ہوں۔ یہ کریں ورنہ پھر بدنتائج کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور ساتھ یہ کہا کہ ہم اگلی اپریل کے آخر پر پھر ملنے آئیں گے اور اس کے بعد ایک میرے نام کو اطلاع شائع کیا جس میں یہ ساری باتیں بیان کیں سوائے اس بات کے جو زبانی پیغام دے گئے تھے۔ امیر صاحب اور ان کے ساتھی جیسے مومن عموماً بھولا ہوتا ہے وہ سمجھے جو مطلب مراد ہے بعض دفعہ زیادہ ہی اعتماد کر جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جس کو دکھانا چاہتا ہے، جس کے سپرد ذمہ داریاں کرتا ہے اس کو نیک سمجھ سے بڑا بلند مقام دیتا ہے اور دکھا دیتا ہے کہ کیا بات ہے۔ میں نے ان سے کہا آپ پیغام ہی نہیں سمجھے وہ یہ کہہ کر گئے ہیں کہ اگلی اپریل تک تم سمجھتے ہو کہ اللہ تمہارے حق میں کوئی نشان دکھائے گا ہم تمہیں بتانے آئے ہیں کہ وہ نشان جماعت احمدیہ کی ہلاکت کا نشان ہوگا اور ہم پھر آئیں گے اور پھر اس تاریخ کو مل کر بتائیں گے کہ کس طرح تمہاری پیشگوئیاں جھوٹی نکلی ہیں اور جھوٹوں کے ساتھ یہی سلوک ہوا کرتا ہے۔ یہ بدبخت نیت تھی جس کو اسی سال نے پرورش دی ہے۔ اور اور بھی کچھ نیتیں ہیں اور سازشیں ہیں جو اس سال میں اندر اندر پنپتی رہی ہیں جس طرح کیڑے پلتے ہیں۔ خود اک کے پیچھے، سنگھ سے پیچھے بظاہر نظر دکھائی نہیں دیتے مگر وہ کلبلا رہے ہوتے ہیں اور جب سطح پھٹتی ہے تو پتہ لگتا ہے کہ ساری خوراک کیڑے کیڑے بن چکی ہے۔

پس یہ سال جو گزرا ہے یہ بعض عظیم برکتوں کی تیاری کا سال بھی ہے اور بعض بھیانک اور خوفناک سازشوں کا سال بھی ہے۔ اور ایسی سازشیں ہیں جن کی ایک نوع کی سازش کو دوسری سے الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ پس کچھ آثار ایسے ظاہر ہوئے ہیں جن کے اوپر سے مزید پردے اٹھائے جائیں گے۔ جن کے حالات معلوم ہوں گے آپ اندازہ کرسکیں گے کہ کتنی خوفناک سازش جماعت کے خلاف تھی جسے اللہ نے چاک کر کے اس کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور دشمن کے لئے وہی سازش اس کی سزا میں تبدیل کی جائے گی۔ یہ وہ مضمون ہے جس کا اس آیت کریمہ سے تعلق ہے۔

اور ان کا نور جو ہے وہ عارضی آگ کے شعلوں سے تعلق رکھنے والا نور ہے لیکن وہ شفا کرنے والا نور نہیں۔ وہ نور جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے وہاں بھی ایک آگ کا ذکر ہے مگر آگ سے بنائے جانے کا ذکر ہے۔ فرمایا وہ نور کسی آگ کا محتاج نہیں ہے۔ وہ آسمانی نور ہے خواہ وہ زمین سے پیدا ہو اور اس آسمانی نور پر آسمان سے ایک نور اترتا ہے۔ لیکن یہ نور جو آگ کا پیدا وار ہے یہ نور ایسا ہے وفا نور ہے کہ اس آگ کے بھڑکانے والوں کو اپنی آگ کے نتیجے دیکھنے تک کی وفا بھی نہیں کرتا۔ بیشتر اس کے کہ اس کے نتیجے ظاہر ہوں وہ نور ان کو چھوڑ کے چلا جاتا ہے، ان کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں، کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا اور حیران رہ جاتے ہیں کہ ہوا کیا ہے ہم سے اور بالکل برعکس نتائج ظاہر ہوتے ہیں ان نتائج سے جن کی توقع لے کر یہ بیٹھے ہوتے ہیں۔

الحمد للہ کہ آپ کی مالی توفیقات کو جو بڑھایا ہے کیا آپ نے ان توفیقات کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا ہے کہ نہیں

پس ایک بہت ہی خوفناک سازش جو پاکستان کے خلاف کی گئی تھی اس پر سے اسی سال ایک پردہ اٹھا ہے۔ اور میرے اس اظہار کے بعد کہ میرے نزدیک کوئی عظیم نشان بعید نہیں کہ پاکستان میں ظاہر ہونا ہے اس کا ایک پہلو تو ظاہر ہو گیا ہے، ایک نہایت خوفناک سازش فوجی بغاوت کی گئی تھی جو اس نوعیت کی تھی کہ ناممکن تھا کہ وہ اگر تھوڑی دیر کے لئے کامیاب ہوتی تو بغیر فساد کے بجھ سکتی۔ لازماً اس صورت میں پاکستان کی فوج میں خطرناک لڑائیاں شروع ہوتی تھیں اور پاکستانی فوج کا مزاج اس سازش کو قبول کر ہی نہیں سکتا تھا۔ سارا ملک خانہ جنگی میں دھکیل دیا جاتا اور ان حالات میں کہ جب کشمیر کا فتنہ موجود ہے، ہندوستان اور پاکستان دونوں ایک دوسرے سے خطرات محسوس کر رہے ہیں، ان حالات میں اگر یہ واقعہ ہو جاتا تو ایک عام تباہی مچ جانی تھی، اس ملک کا کچھ بھی باقی نہ رہتا۔ پس اللہ کا یہ انتہا احسان ہے کہ اس نے وقت سے پہلے ان دعاؤں کی تحریک میرے دل میں ڈالی اور ہمیں کچھ بھی علم نہیں تھا کہ سازش کیا ہو رہی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے جس کی نظر تھی سازش کے ہر کونے پر، ہر گوشے پر اپنے اس بندے کو بیدار فرمایا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ دشمن تمہارے لئے کیا سوچتا ہے۔ مجھے پتہ ہے میں ہی تدبیر کرتا ہوں اس کے خلاف۔ ایک دفعہ پھر ثابت کر دیا کہ جماعت احمدیہ خدا کی حفاظت میں اور خدا کے امن کے سائے تلے ہے۔ ہمیں کچھ بھی خبر نہ ہو کہ دشمن کیا کر رہا ہے اور کیا تدبیریں کر رہا ہے، کیا سوچ رہا ہے اور خدا کے علم میں ہوتا ہے اور خدا ان تدبیروں کو ان کے منہ پر رد کر کے مارتا ہے اور ان کی سازشوں کو ان پر الٹا دیتا ہے۔

پس وہ لوگ جو انتظار کر رہے ہیں کہ یہ نشان کب ظاہر ہوگا ایک پہلو تو ظاہر ہو چکا ہے اور بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کے اندر پلنے والی اور سازشیں بھی تھیں اور ان کا براہ راست جماعت سے تعلق تھا۔ جب وقت آئے گا تو پھر جب پردے اٹھیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر آسمان سے جماعت کی حفاظت کے سامان فرمائے ہیں ورنہ بہت ہی خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑتا۔ اگر وہ کرنا پڑتا تب بھی جماعت کا کچھ نہ بگڑتا اس میں بھی مجھے ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ مگر بہت تکلیف میں سے گزرنا پڑتا اس میں بھی شک نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ غیب سے حالات پر نظر رکھ رہا ہے، غیب کے واقعات پر نظر رکھ رہا ہے۔ اور ہم عاجز بندوں کو جن کو کچھ بھی علم نہیں اپنی ذات پر گزرنے والے لمحے کے انجام کی بھی خبر نہیں۔ ہمیں بسا اوقات ایسے خطرات سے آگاہ فرما دیتا ہے جن سے متعلق ہمارا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور تفصیل بتائے بغیر دعاؤں کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور دل میں ایک بات گاڑ دیتا ہے جو میخ کی طرح گڑ جاتی ہے کہ کچھ ہونے والا ضرور ہے اور اس کے مطابق جب مومن دعائیں کرتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے تو پھر خود ہی غیب سے، آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اتارتا ہے اور وہی عاجز بے بس اور دفاع کی طاقت سے عاری مومنوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ پس یہ تو سلسلہ نشانات کا شروع ہوا ہے یہ ابھی اور آگے بڑھے گا۔

صرف ان بدبختوں کے لئے بددعا کرنی چاہئے جن کے لئے بددعا قوم کے لئے لازماً دعا بن جاتی ہے

اور جہاں تک دشمن کی اس دھمکی کا تعلق ہے کہ ہم دوبارہ آئیں گے میں آج کھل کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ لاکھ سال زندہ رہیں گے وہ چیز نہیں دیکھ سکتے جس کی امید لئے بیٹھے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا

ملاں کا سال ہوگا اور احمدیت کے معاندین کا سال ہوگا۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ یہ اعلان کر بیٹھے تھے۔ اس سے پہلے بھی جلسہ سالانہ میں ان کو جواب دے چکا تھا کہ تم لاکھ دفعہ مرو، لاکھ دفعہ جیو، وہ سال کبھی طلوع نہیں ہوگا کہ احمدیت کا سال نہ ہو اور تمہارا سال ہو، یہ ناممکن ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔ پس وہ جس کے انتظار میں ہم بیٹھے تھے وہ بات تو ہماری توقع سے بھی پہلے پوری ہو گئی لیکن ابھی سال کے دن باقی ہیں۔ اس لئے آپ کو دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ تائیدی نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دشمن کے شر سے بچانے والا نشان ہے وہ تو بڑی شان کے ساتھ بڑی آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہو چکا ہے۔

لیکن اس کے علاوہ بعض تائیدی نشان مثبت رنگ کے ہوتے ہیں غیر معمولی کامیابی، غیر معمولی فتح، وہ نشان دیکھنے کے لئے ابھی دن باقی پڑے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ عالمی بیعت کے وقت خدا تعالیٰ اس پہلو سے بھی ہمیں نشان دکھائے گا۔ لیکن خدا کے دینے کے ہاتھ لامحدود ہیں۔ غیب سے جو عطا ملتی ہے اسے کون کہہ سکتا ہے کہ کہاں سے آئے گی اور کیسے آئے گی۔ پس یہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ غیب سے ہماری مدد کے سامان فرماتا رہے اور ایسی ایسی نعمتیں اور فتوحات کی خوشخبریاں عطا کرے جن خوشخبریوں کو پھر اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے بھی دیکھیں اور اسی طرح احمدیت کی فتوحات کا زمانہ لامتناہی، نئی شان کے ساتھ ہمیشہ آگے بڑھتا رہے۔

اس کے علاوہ ایک اور خیال بھی آتا ہے کہ اگر اس کو ہجرت کے ساتھ نہ باندھا جائے بلکہ اس سال کے ساتھ باندھا جائے جس سال غداروں نے آغاز پکڑا تو وہ ۱۹۸۴ء کا سال تھا۔ اس پہلو سے یہ ۹۵ء کا سال جو ختم ہو رہا ہے یہ گیارھواں سال بنتا ہے جو ختم ہوگا اور گیارھواں سال ختم ہونے کے بعد جو ۹۶ء کا سال ہے وہ بہت ہی برکتوں کا سال اور غیر معمولی کامیابیوں والا سال قرار پاتا ہے۔ اگر میرا یہ استنباط درست ہے کیونکہ ظاہر بات ہے کہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے جو سو سال سے بھی پہلے نازل ہو چکا ہے۔ ہم استنباط کر رہے ہیں اور جہاں تک استنباط کا تعلق ہے اس کا ایک پہلو تو خدا نے بڑی شان سے پورا کر دیا۔ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ کس پہلو سے، کس طرح پورا ہوگا لیکن اچانک اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالی کہ تم تو انتظار کر رہے ہو وہ بات تو پوری ہو چکی ہے اور بہت بڑی سازش تھی، بہت بھیانک سازش تھی، ملک کے ٹکڑے اڑا دینے تھے اس سازش نے۔ اللہ تعالیٰ نے بروقت متنبہ کر دیا فوج کو اور اس نے ایک فوج کی حیثیت سے اپنی شخصیت کو اور پاکستان کی حیثیت سے اس ملک کو بچانے کی فوراً مؤثر کارروائی کی ہے۔ شریروں نے بہت روکیں ڈالیں، بہت ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کیں، اسلام کا نام بیچ میں گھسیٹا کہ اس سے مرعوب ہو کر یہ جوابی انسدادی کارروائیوں سے ڈر جائیں گے مگر جسے خدا ہمت دیتا ہے یا جس تقدیر کے تابع ایک بات کو کھولتا ہے لازماً اس کی پھر توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس نے پاک فوج کو اپنی اجتماعیت کو محفوظ کرنے کی توفیق بخشی۔ اس فوج کے خلاف سازش کو کلیۃً رد کر دینے کی توفیق بخشی اور جھوٹی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوئے۔ اور اس کے نتیجے میں پاکستان کو جو فائدہ پہنچا ہے جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں عام آدمی کو تصور نہیں ہے کہ کتنا بڑا خطرہ تھا اور کتنا بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ بلاشبہ اس کے نتیجے میں فوج کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا تھا۔ جو سکیمیں تھیں ان لوگوں کی وہ سکیمیں جرنیلوں کے لحاظ سے گہری زیادہ نہیں تھیں۔ چند آدمیوں کے دلوں میں اور چند مولویوں کے دلوں میں اس کی جڑیں تھیں۔ عام فوج کے مزاج سے بالکل مختلف مزاج تھا۔ عام پاکستانی کے مزاج سے مختلف مزاج تھا جو اس انقلاب کو دیا جانا تھا اور ناممکن تھا کہ فوج کی اعلیٰ سیادت اس کو قبول کر لیتی۔ اس لئے کہ وہ کور کمانڈر کے لیول پر اور اسی طرح بڑے بڑے جرنیلوں کی سطح پر وہ لوگ اس سازش میں نہ صرف یہ کہ شریک نہیں تھے ان کو ہوا تک نہیں لگی تھی۔ چند غیر ذمہ دار آدمیوں نے مل کر یہ کی اور ان کا خیال تھا کہ اسلام کے نام پر جب اس سازش کا انکشاف کریں گے تو مولوی جو ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ چلے چلے تم چلو آگے بڑھو ہم تمہارے ساتھ ہیں اچانک یہ قوم کو آواز دیں گے اور قوم کہے گی عظیم انقلاب برپا ہو گیا۔ ایسی جاہلانہ خواب تھی کہ جس کا پارہ پارہ ہونا لازم تھا۔ میں صرف اس لئے یہ نہیں کہہ رہا وہ سازش ختم ہو گئی اور ظاہر ہو گئی۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ اگر یہ کامیاب ہوتی تو ان معنوں میں کامیاب ہوتی کہ فوج کو پارہ پارہ کر دیتی اور ملک کے ٹکڑے اڑا دیتی۔ یہ اتنی بڑی سازش، اتنی خطرناک سازش اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کی دعاؤں سے ٹلی ہے اور وہ دعاؤں کا سلسلہ ابھی جاری ہے اور جاری رہنا چاہئے۔

پس جہاں تک ہجرت سے ہجرت تک کے سال کا تعلق ہے یہ مضمون اس نے آپ پر کھول دیا مگر جہاں تک سال پچانوے اور چھیانوے کا تعلق ہے ابھی ایک سال پورا باقی ہے خوشخبریاں دیکھنے کو۔ اور یہ خوشخبریاں میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال کے پہلے چار مہینے میں زیادہ انشاء اللہ ہوں گی۔ مگر اللہ بہتر جانتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض سال ایسے ہوتے ہیں ابتلاء اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جوابی کارروائیوں کے تانے بانے کے ساتھ بنے جاتے ہیں۔ ایک ابتلاء کا دھاگہ چل رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی جوابی کارروائی کا روشن دھاگہ بھی چلتا ہے اور اسی طرح سیاہ اور سفید میں بٹا ہوا ایک ڈورا بن جاتا ہے۔ ۱۹۹۵ء کا سال اسی طرح کے دو ڈوروں کا بٹا ہوا سال ہے۔ اور اس کے بعد جو حالات ظاہر ہونے ہیں آپ شوق سے ہر سوچنے والا جیسا کہ میں نے بنیاد آپ کے سامنے کھول کر رکھ دی ہے، اپنی سوچ کا جو میرا دائرہ ہے اس میں آپ کو بھی شامل کر لیا ہے، تو آپ اپنے طور پر سوچیں اور آپ میں سے ہر ایک اندازہ کر سکے گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک بہت بڑا احسان ہے جو جماعت پر ہوا ہے اور اس احسان کے نتیجے میں پاکستان پر بہت بڑا احسان ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہی سے بچا لیا ہے۔

یہ سال جو گزرا ہے یہ بعض عظیم برکتوں کی تیاری کا سال بھی ہے اور بعض نہایت بھیانک اور ہولناک سازشوں کا سال بھی ہے۔

پس مزید دعائیں کریں تاکہ یہ قوم جو تباہی سے بچائی گئی ہے کسی مقصد کے لئے بچائی جائے۔ اور وہ مقصد تبھی پورا ہو سکتا ہے جب یہ کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی جھولی میں آئے اور اس کے سائے تلے آجائے اور اس ملک سے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نور کے غلبے کے لئے ایک عظیم الشان تحریک اٹھے۔ یہ وہ مثبت باتیں ہیں جن کی طرف میں آپ کو متوجہ کرانا چاہتا ہوں۔ دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جیسے اس سازش کو ناکام بنایا ہے آئندہ اور سازشوں کو بھی جن کا ہمیں کچھ پتہ نہیں ان

کو بھی ناکام بنا دے۔ اور خدا تعالیٰ کی جوابی کارروائی بڑی شان کے ساتھ احمدیت کے حق میں پے در پے ظاہر ہونے لگے یہاں تک کہ جیسے کہتے ہیں کانوں تک راضی ہو گئے، ہم سر کی چوٹی تک خدا کے انعامات اور احسانات میں ایسے ڈوب جائیں کہ گویا شکر میں تحلیل ہو جائیں۔ اس تصور کے مزے لیتے ہوئے، اس کے چسکے لیتے ہوئے اپنی دعاؤں کو آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو خود ہی اثر عطا کرے اور ان دعاؤں کی قبولیت کی شان ہم آسمان سے برستے ہوئے دیکھیں۔

دوسرا پہلو وہ تھا جس کا میں نے اس سے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ ایم۔ٹی۔اے کے خلاف بھی ایک سازش ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بروقت اس سازش کو منکشف فرما دیا۔ اب صحیح تاریخیں اس وقت معین طور پر تو نہیں میں پیش کر سکتا لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے یہی فروری یا مارچ کا ہی غالباً زمانہ تھا۔ اسی سال کے مارچ تھی جب پہلی بار میں نے متبادل انتظامات کی تیاری کی ہدایت دی تھی اور ہمارے سید نصیر شاہ صاحب جن کو میں نے اس کام پر مامور کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی محنت کر رہے ہیں۔ اس دن سے لیکر آج تک دن رات اس کام میں مصروف ہیں اور خدا نے ان کی محنت کو بہت پھل بھی لگایا ہے ان کو یاد ہوگا کہ وہ کون سے دن تھے جب میں نے ان کو کہا۔ لیکن کم و بیش وہی وقت تھا جب کہ مولوی یہ سازش تیار کر رہے تھے اور ایک اور سازش تیار ہو رہی تھی اور خود ان راویوں کی بے احتیاطی سے ہمیں علم ہو گیا کہ کیا واقعہ ہو رہا ہے۔ اور ادھر دوسرے سازشیوں کی بے احتیاطی سے ہمیں یہ علم ہو گیا کہ وہاں کیا واقعہ ہو رہا ہے اور خدا نے ایک لمبا عرصہ تیاری کا دیا جو اگر اس وقت تیاری نہ کرتے تو لازماً بہت بڑا وقفہ پڑنا تھا آج کے ایم ٹی اے کے نظام میں اور آئندہ ہونے والے کے نظام میں بلکہ ہو سکتا تھا کہ پھر ہم بہت لیٹ ہو چکے ہوتے کیونکہ ابھی بھی یہاں جہاں ہم نے رابطے کئے خدا کے فضل سے اپنے وقت واضح طور پر ریزرو کروا لئے ہیں یعنی پنجابی میں کہتے ہیں وہ جگہ مل لی تھی وہ ہم نے ان کے وقت مل لئے ہیں وہ یہ بتاتے ہیں کہ اگر تم ذرا بھی دیر کرتے تو اتنا اس وقت رش ہے، اتنی بڑی بڑی کمپنیاں اور بڑی بڑی حکومتیں وقت لینے کے لئے بے تاب ہیں کہ یہ وقت پھر تمہارے ہاتھ سے نکل جانا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان فرمایا اور بعض وقت تو واضح طور پر، قطعی طور پر مہیا ہو چکے ہیں بعض کے متعلق وعدہ ہے کہ اتنی دیر تک امید ہے کہ ہو جائیں گے اس میں بھی دو قسم کے امکانات ہیں۔ جو میری خواہش تھی وہ تو یہ تھی کہ چوٹی کا جو بھی سامان مہیا ہو سکتا ہے خواہ کیسی ہی قیمت دینی پڑے انتہا اعلیٰ ہو کہ کسی احمدی کی طرف سے پھر کبھی شکایت نہ آئے کہ اب یہ سٹیلائٹ ڈول گیا، اب یہ مدھم پڑ گیا، اب کٹنے آنے شروع ہو گئے ہیں اب اپنا ٹیلی ویژن شروع ہو گیا۔ اس قسم کا پھر کبھی کوئی شکایت کا موقع نہ ملے ایسا انتظام ہو۔ اس انتظام کے جو امکانات ابھرے ان میں ایک ایسا بھی تھا جو دنیا میں سب سے زیادہ روشن اور ترقی یافتہ نظام ہے اور اس میں ہم نے جگہ بک کرائی۔ لیکن ابھی اس کی آخری صورت طے ہونے میں کچھ دقتیں ہیں۔ لیکن متبادل جو اس سے دوسرے درجے کی ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بک ہو چکی ہے۔ اس لئے مئی کے آغاز سے لیکر پھر آئندہ ساڑھے پانچ سال تک خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو میں خوشخبری دیتا ہوں کہ پھر کوئی جماعت کو تنگ نہیں کر سکے گا لیکن جو بیچ کا عرصہ ہے اس کے لئے متبادل انتظام جہاں تک تعلق تھا یورپ کا تو بحث ہو گیا ہے وہ تو طے ہو چکا، قیمتیں ادا ہو گئیں، سودے ہو گئے، تحریریں مکمل ہو گئیں۔
جہاں تک ایشیا کا تعلق ہے اس کی راہ میں ابھی کچھ مشکلات ہیں۔ میری یہ خواہش تھی کہ یہ سلسلہ رکنا نہ ہو لے اس لئے خواہ تین گھنٹے کا وقت ملے جو بنیادی طور پر بہت کافی ہے۔ یعنی روزانہ تین گھنٹے جو مرکزی حصہ ہمارے پروگراموں کا ہے وہ یقیناً تک مسلسل دکھایا جائے۔ اس سلسلے میں خدا کے فضل سے کارروائی تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے کچھ معمولی روکیں ابھی راہ میں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان روکوں کو دور فرما دے تو پھر تین مہینے جو صبر کے ہیں وہ ایشیا کے لئے تو اس حد تک صبر کے مہینے ہوں گے کہ بارہ گھنٹے یا چوبیس گھنٹے کی بجائے صرف تین گھنٹے روزانہ کا رابطہ رہے گا۔ اور جہاں تک افریقہ کا تعلق ہے ان تین مہینوں میں افریقہ سے ہمارا رابطہ کٹ جائے گا مگر اس کے متبادل کے طور پر خدا نے بعض اور سامان پیدا کر دیئے ہیں مثلاً ایک ملک میں جہاں اس وقت جماعت کے رابطے کی شدید ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا فرما دیا کہ وہاں کی ایک آزاد ٹیلی ویژن کمپنی جس کے پروگرام تقریباً ایک سو کلومیٹر کے دائرے پر مرکز سے، ان کے CAPITAL سے ایک سو کلومیٹر کے RADIUS میں یعنی اس دائرے میں سنے جا سکتے ہیں۔ ان کو از خود توجہ پیدا ہوئی اور شوق پیدا ہوا ہے کہ وہ ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائیں اور بغیر کسی معاوضہ کے، بلکہ شکریہ کے ساتھ انہوں نے یہ بات منظور کر لی ہے کہ آپ ہمیں اگر براہ راست رابطہ نہ بھی دے سکتے ہوں تو ویڈیوز مہیا کر دیں۔ ہم روزانہ آپ کی ویڈیوز دکھائیں گے اور آپ کا چینل ٹیلی ویژن کا رابطہ نہیں ٹوٹے گا۔ پس الحمد للہ کہ ان کو بھی ہم نے ویڈیوز بھجوا دی ہیں۔ پس اس طرح خدا تعالیٰ خود ہی سامان فرما رہا ہے۔

خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔

ایک ملک میں جہاں ویڈیوز یا ٹیلی ویژن کے ذریعے رابطہ تو قائم نہیں ہو سکا وہاں سے خدا نے یہ سامان کر دیا کہ ریڈیو کا CHAIN سٹیشن ہے ایک، جنہوں نے بہت ہی معمولی قیمت پر یعنی اتنی معمولی قیمت پر کہ وہ آدمی سن کے حیران رہ جاتا ہے، جماعت کے لئے ایک سال کے پروگرام وقف کر دیئے ہیں کہ ہم آپ کے یہ پروگرام باقاعدہ دکھائیں گے۔ شروع میں انہوں نے تھوڑے سے پروگرام لئے ہیں۔ اب میں ان کو لکھ رہا ہوں کہ اس کو زیادہ کریں۔ مگر ابھی سے ان کا جو اثر ہے وہ بہت حیرت انگیز ظاہر ہو رہا ہے۔ ان پروگراموں کے نتیجے میں دور نزدیک سے لوگ رابطے کر رہے ہیں اور احمدیت کی طرف توجہ بڑھ رہی ہے۔

پس یہ سال جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا جہاں سازشوں کا سال تھا وہاں سازشوں کی جوابی کارروائی کا سال بھی تھا اور وہ جو جوابی کارروائی ہے وہ جاری رہے گی اور یہ سال ختم ہونے تک سازشوں کے گلے گھونٹے جائیں گے انشاء اللہ۔ اور آپ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرماتے گا اور آسمان سے جو رحمت برسنے کا فیصلہ ہو چکا ہے وہ تو برسے گی بہر حال، دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

اب اس کے بعد جو نور والا مضمون تھا اس کی طرف واپس جانے کا اب وقت نہیں رہا کیونکہ وہ ایک اور آیت کے حوالے سے میں آپ کے سامنے کھولنا چاہتا تھا۔ وہ انشاء اللہ ہم آئندہ خطبے میں تو نہیں مگر اس کے بعد کا غالباً جو جمعہ آئے گا اس میں پھر اس مضمون کو شروع

کر سکیں گے۔ آئندہ خطبہ میں اس لئے نہیں کہ یہ ایک لمبے عرصے سے جماعت کا دستور چلا آرہا ہے کہ سال کا آخری خطبہ یا اگلے سال کا پہلا خطبہ وقف جدید کے لئے وقف ہوتا ہے۔ اور مجھ پر دباؤ تو یہی تھا یعنی درخواستیں تو یہی تھیں مرکز کی طرف سے بھی دوسری جگہوں سے بھی کہ اس خطبے میں وقف جدید کی تحریک کی جائے اور جس طرح میں کوائف بیان کیا کرتا ہوں وہ کوائف پیش کئے جائیں مگر چونکہ یہ دوسری باتیں بیان کرنے والی لازم تھیں اس لئے میں نے آئندہ جنوری کے پہلے خطبے کو وقف جدید کے لئے وقف کیا ہے۔ تو انشاء اللہ اس وقت تک جو کوائف دنیا سے اکٹھے ہو چکے ہوں گے ان کی روشنی میں میں آپ کو وقف جدید کے مضمون سے آگاہ کروں گا۔ اور اس کے بعد جو خطبہ آئے گا پھر انشاء اللہ سوائے اس کے کہ کوئی غیر معمولی ایسی بات پیدا ہو جس کے لئے ہمیں اس مضمون کو بھی چھوڑنا پڑے ورنہ یہی نور والے خطبات کے سلسلے کو پھر شروع کر دیں گے۔

رمضان سے شعبان کے سفر کا بھی جائزہ لیں

ایک ضمنی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سال یہ غور کرتے ہوئے ایک اور بات کا بھی خیال رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی مالی توفیقات کو جو بڑھایا ہے کیا آپ نے ان توفیقات کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا ہے کہ نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو یہ خطرہ ہے۔ کیونکہ قربانیوں کا مضمون دو طرح سے آگے بڑھتا ہے۔ ایک یہ کہ توفیق کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ قربانیاں ضرور بڑھا کرتی ہیں۔ ان لوگوں کی قربانیاں جو خالصتاً للہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں ان کی تو لازماً بڑھتی ہیں اور اگر توفیق نہ بڑھے تو تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں۔ تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں، دل چاہتے ہیں کہ کاش ایسا ہو کہ ہمیں توفیق ملے تو پھر یہ بھی کر دیں اور وہ بھی کر دیں اور بسا اوقات ایسے مردوں اور عورتوں کے خط ملتے ہیں کہ ہم یہ قربانی پیش کر سکتے ہیں مگر دل روتا ہے، تمنا بڑی ہے کہ کاش خدا اور دے تو پھر ہم اور بھی زیادہ قربانیوں کو بڑھا دیں۔ اسی ضمن میں جب اس سال پہ غور کریں گے تو آپ کے دل آپ کو بتائیں گے کہ قربانیوں سے زیادہ بڑھی تھیں یا قربانیوں کی محبت بڑھی ہے۔ کتنا پہلے سے زیادہ قربانیاں دی ہیں یا خدانخواستہ پہلے سے قربانیوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس پہلو سے بھی سال پر نظر کریں۔

جہاں تک نیک تمناؤں کا تعلق ہے ان میں بھی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ وہ تمنائیں سچی ہوں۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ بعض لوگ یہ دعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے اموال میں برکت دے پھر ہم بہت قربانیاں کریں تیری راہ میں مگر جب اللہ تعالیٰ ان اموال میں برکت دیتا ہے تو وہ قربانیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور خرچ نہیں کر سکتے۔ تو جہاں یہ نیک تمنائیں پیاری ہیں، اچھی لگتی ہیں وہاں یہ خطرات بھی ہیں جن کا بیان قرآن کریم فرماتا ہے۔ اور ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی جواب نہیں۔ کوئی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ اور بھی کتابیں اتریں ہیں اور اس شان کی کتاب کہیں نہیں اتری ہے کبھی نہیں اتری۔ ہر اچھی چیز کی تحریک فرماتے ہوئے ہر اچھی چیز کے ساتھ منسلک خطرات سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ کوئی نکال کے تو دکھائے دنیا سے کوئی ایسی کتاب۔ اس لئے کہ یہ ایک جاری کتاب تھی جو فطرت کے ساتھ باندھی گئی اور فطرت کے ہر گوشے پر نظر رکھنا اس کتاب کے لئے لازم تھا ورنہ یہ عالمگیر تعلیم نہیں بن سکتی تھی۔ لیکن باقی کتب کا نقص نہیں ہے ان کی مجبوری ہے وہ وقت کے دائروں میں بٹی ہوئی شریعتیں تھیں۔ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایک عالمی نور نازل ہوا ہے جو کل عالم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے فطرت سے اس کا باندھا جانا ضروری تھا اور فطرت میں مخفی ہر پہلو کے ساتھ جہاں جہاں تعلق ضروری ہے وہاں قرآن نے باندھا ہے۔ جہاں خوش خبریاں دی ہیں وہاں ان خوشخبریوں سے تعلق میں خطرات سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ پس یہ خطرات بھی ہیں جو نیک تمناؤں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مجھے تو کہیں کسی کتاب میں یہ پڑھنا یاد نہیں کہ نیک تمناؤں کے ساتھ ان کے خطرات کا بھی علم دیا گیا ہو۔ قرآن دیتا ہے۔ کہتا ہے یہ دعا بھی یہ خواہش نیک ہونے کے باوجود بھی خطرے کا موجب بن سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے تم پہلے سے بھی بدتر حال کی طرف لوٹ جاؤ۔ اس لئے جب نیک تمنائیں کیا کرو تو اوّل خوب غور کر کے سوچ کر کیا کرو۔ اپنے دل کی گہرائی تک اپنے نفس کو کریدو کہ کیا واقعۃً تم میں اس کی طاقت ہے بھی کہ نہیں۔ کیا جب یہ نصیب ہو جائے گا تمہیں تو تم اس عہد پر قائم رہو گے۔ اگر نہیں تو ڈرو اس تمنا سے جو تمنا تمہیں کامیابی کی بلندیاں عطا کرنے کی بجائے ہلاکت کے گڑھوں کی طرف دھکیل سکتی ہے اور ساتھ دعائیں کرو۔ اگر پتہ لگے کہ میری تمناؤں میں کیا کمزوریاں ہیں تو پھر دعائیں کرو کہ اے اللہ ہم تمنا تو کرتے ہیں مگر ہمیں اپنے نفس کے، نفوس کے شر سے بچا اور ہماری تمناؤں کی بھی حفاظت فرما، ان کو پاک اور صاف کر دے اور پھر انہیں پاک اور صاف حالت میں قبول فرما۔

پس یہ بھی ایک جائزے کا پہلو ہے اور جائزے میں اپنی اس اولاد کو بھی پیش نظر رکھیں کیونکہ میں نے جائزے میں یہ آپ سے گزارش کی تھی کہ اپنا ہی نہیں اپنی بیوی کا بھی بچوں کا بھی جائزہ لیں۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی کامیابیاں دکھائی ہیں اپنے پروفیشن (PROFESSION) میں یونیورسٹی کے دوسرے امتحانات میں یا سکول کے یا کسی ٹیکنیکل ٹریننگ کے امتحان میں یعنی وہ جو کسب معاش کے لئے مختلف ذریعے بنائے گئے ہیں ان کی تربیت حاصل کر کے وہ کامیاب ہوئے ہیں اور بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جن کو خدا کے فضل سے اچھی نوکریاں مل گئی ہیں یا آزاد تجارتوں کے موقعے ملے ہیں، آزاد اپنے ذریعہ معاش کو برکت دینے کے، بڑھانے کے موقعے ملے ہیں تو یہ بھی نظر رکھیں کہ ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ نے مالی قربانی کی تحریک پیدا کی ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں تو ان کو سمجھائیں پیار کے ساتھ، ان کو کہیں کہ یہی وقت ہے۔ آج یہ عہد کر لو کہ گھر میں پیسے لانے سے پہلے لازماً خدا کا حصہ نکالو گے۔ وہ نکالنا شروع کر دو آج تمہارے لئے زیادہ آسان ہے کیونکہ ابھی آغاز میں تھوڑے پیسے ملتے ہیں۔ اگر تھوڑے پیسے دینے لگو گے تو پھر بڑوں کی بھی توفیق ملے گی۔ اگر بڑی رقموں کی توفیق ملے گی تو لازماً پھر خدا تمہاری بڑھائے گا اور پھر ایسا چسکا پڑ جائے گا کہ قربانی نہ دینا عذاب ہو جائے گا، قربانی دینا حرج نہیں بنے گا۔ پس پیار اور محبت کے ساتھ ان نسلوں کی بھی تربیت کریں تاکہ خدا تعالیٰ دین کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ان کی نسلوں کو بھی توفیق عطا فرمائے اور یہی پیغام یہ پھر آئندہ نسلوں میں بھی منتقل کرتے رہیں۔ تو اس پیغام کے ساتھ جو اس گزرتے ہوئے سال کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

یہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ غیب سے ہماری مدد کے سامان فرماتا رہے اور الٰہی

ایسی نعمتیں اور فتوحات کی خوشخبریاں عطا کرے۔ ان خوشخبریوں کو پھر اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے بھی دیکھیں اور اس طرح احمدیت کی فتوحات کا زمانہ لامتناہی نئی شان کے ساتھ ہمیشہ آگے بڑھتا رہے۔

اب میں بعض مرحومین کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی نماز جنازہ آج نماز جمعہ اور عصر کے جمع ہونے کے بعد پڑھی جائے گی۔ ان میں سب سے پہلے تو مکرم و محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ بہت ہی مخلص اور فدائی انسان تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایسی ہر دلعزیز شخصیت تھی کہ اپنے کیا اور غیر کیا جو بھی ان کے قریب آتا تھا اس کا دل موہ لیتے تھے اور کسی جگہ میں نے کسی امیر ضلع کو اتنا ہر دلعزیز نہیں دیکھا جتنا چوہدری انور حسین صاحب کو شیخوپورہ میں نہیں اس کے گرد و نواح میں بھی دیکھا ہے۔ جب وہاں کبھی میں جاتا تھا تو دعوت دیا کرتے تھے وہاں کے دانشوروں کو، حکومت کے افسر، غیر افسر، وکیل، زمیندار سب کثرت کے ساتھ چلے آتے تھے۔ کبھی کسی نے اس بارے میں خوف محسوس نہیں کیا کہ احمدیت کی تبلیغ ہونی ہے وہاں سوال و جواب ہوں گے ہم کیوں شامل ہوں۔ سارے آیا کرتے تھے اور بے حد عزت تھی چوہدری صاحب کی ان کے دلوں میں۔ پنجابی برادری پر بہت اثر رکھتے تھے اور ان کا مختصر تعارف یہ ہے کہ ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جو احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ ان کے بہنوئی رئیس احرار افضل حق تھے۔ ایک عبدالرحمن صاحب تھے جو پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے اور چوٹی کے جماعت کے مخالفین میں۔ اور احمدی کب ہوئے چودہ سال کی عمر میں۔ ۱۸ء میں پیدا ہوئے اور ۳۲ء میں احمدی ہو گئے۔ وہ چھوٹا سا بچہ چودہ سال کا ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا کہ قیامت برپا ہو گئی اس خاندان پر۔ دور دور سے چوٹی کے ہندوستان کے علماء کو بلایا گیا، ان کے ساتھ مجالس لگائی گئیں کہ اس کو توبہ کرا دو۔ جب وہ کامیاب نہیں ہوئیں کوششیں اور چوہدری صاحب کو جو اللہ نے غیر معمولی ذہانت عطا فرمائی تھی اس سے چوہدری صاحب ہر ایک کا منہ بند کر دیتے رہے تو پھر پیروں فقیروں کے پاس لے گئے اور کہا اس پر جنتر منتر کرو، کوئی دعائیں پڑھو۔ چوہدری صاحب واقعات سنایا کرتے تھے بعض پیروں نے کہا کہ جی اس پر کسی کا جادو نہیں چل سکتا یہ بڑی سخت چیز ہے۔ تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا بڑی تبلیغ کی توفیق ملی۔ اپنے خاندان میں، غیروں میں، ہر جگہ احمدیت کے لئے ایک تو غیرت میں ننگی تلوار اور تبلیغ کے لحاظ سے ایسا میٹھا رس تھے جو دلوں کی گہرائی تک اترتا تھا۔

۷۴ء میں جو جماعت کے خلاف شور اٹھا ہے اس کے پس منظر میں وہ کامیاب تبلیغ تھی جماعت کی جس کے نتیجے میں مولویوں کی کیمپوں میں تہلکہ مچ گیا تھا۔ حکومت بھی بے قرار ہو گئی تھی کہ اگر اس طرح احمدیت تیزی سے پھیلنا شروع ہوئی تو کیا بنے گا ہمارا۔ اس میں چوہدری صاحب کا ضلع سب سے آگے تھا۔ ضلع شیخوپورہ سے سب سے بڑے وفد آیا کرتے تھے ہر ہفتے اور اللہ کے فضل سے رونقیں لگ جاتی تھیں۔ ربوہ میں ہر طرف مولوی ہی مولوی پھر رہا ہوتا تھا مگر آنے والا مولوی اور ہوتا تھا جانے والا اور ہوتا تھا، شکل ہی بدل جاتی تھی ان کی۔ تو چوہدری صاحب نے اس مہم میں سب سے زیادہ مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ احمدیت کے عاشق، مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق، خلافت کے عاشق اور ایسی طبیعت مزے کی کہ باتیں کرتے تھے تو پھول جھڑتے تھے۔ لطائف کا بہت پیارا ذوق تھا اور حاضر جوابی تو درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ کئی لوگ چوہدری صاحب کی حاضر جوابی کی وجہ سے سوچ سوچ کر سکیمیں بنا بنا کر آتے تھے کہ یہاں ہم ان کو پچھاڑ دیں گے اور بات کرتے کرتے چوہدری صاحب ایسا جواب دیتے تھے کہ الٹے پاؤں ان کو بھاگنا پڑتا تھا۔ کبھی آج تک میں نے یہ حاضر جوابی کے مقابلہ میں چوہدری صاحب کو کسی سے شکست کھاتے نہیں دیکھا۔ غیروں کے مقابل پر بھی یہی حال تھا، احمدیت کے دلائل کے تعلق میں بھی یہی حال تھا تو بہت ہی پیارا وجود تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے بہت پیارے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو بہت پیارے تھے اور مجھے بہت ہی پیارے تھے۔ بہرحال اللہ جو بلانے والا ہے وہ سب سے پیارا ہے اسی پر ہماری جان ہمارا سب کچھ نثار ہو اور اسی کے قدموں پہ ہماری روحیں فدا ہوں۔ اللہ چوہدری صاحب کی روح کو بھی غریق رحمت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو بھی وہ خوبیاں عطا کرے جن خوبیوں کے وہ علمبردار رہے ہمیشہ۔ تفصیلی ذکر کا تو بہرحال موقع نہیں۔ نہ مناسب ہے جمعہ کو اس قسم کے تفصیلی ذکر میں تبدیل کرنے کا مگر یہ باتیں میرا خیال ہے دلوں میں دعا کی تحریک پیدا کرنے کے لئے کافی ثابت ہوں گی۔

ایک اور ہمارے بزرگ دوست سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب گوجرہ میں وفات پا گئے ہیں۔ ابن سید چراغ دین شاہ صاحب مرحوم اور اُستانی چراغ بی بی صاحبہ مرحومہ۔ یہ ۲۳ دسمبر ۹۵ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جسمانی لحاظ سے ان میں کچھ کمزوریاں تھیں اور اس کے باوجود بڑے ہمت والے انسان اور اعلیٰ ظرف اور اچھے اعلیٰ پائے کے شعر کہتے تھے۔ اونچ نیچ تھا اس میں لیکن بعض دفعہ شعر تک کے ایسا اٹھتے تھے کہ بہت اونچی فضا تک پہنچ جاتے تھے۔ ان کی ایک نظم تو اتنی مقبول عام ہوئی کہ ایک زمانے میں ربوہ میں تو بچہ بچہ اس نظم کو گاتا پھرتا تھا۔

عرفان کی بارش ہوتی ہے دن رات ہمارے ربوہ میں
اک مرد قلندر رہتا ہے دریا کے کنارے ربوہ میں
ظلمت کی گھٹائیں چھائی ہیں اسلام کے روئے تاباں پر
اس دور میں بھی آتے ہیں نظر کچھ چاند ستارے ربوہ میں
توحید کی باتیں کرتے ہیں محبوب خدا پر مرتے ہیں
یہ کوئی فرشتے ہیں یارب جو تو نے اتارے ربوہ میں

یہ زندہ جاوید کلام سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کا ہے۔ ان کی نماز جنازہ بھی انشاء اللہ ہوگی۔ اور اس کے علاوہ کچھ اور بزرگوں کی یا عزیزوں کی بھی ہوگی جن کے اعلانات پہلے کئے جا چکے ہیں۔

اکرم خلف اللہ المتولی ابن مکرم محمد الشواء ایڈووکیٹ۔ یہ ۱۶ دسمبر ۹۵ء کو ۴۷ سال کی عمر میں کینسر سے وفات پا گئے۔ پہلے اجتماعی نماز جنازہ غائب میں ان کا اعلان کرنا بھول گئے تھے۔ صرف میں نے اپنی ذات میں ان کی یاد میں نماز جنازہ غائب پڑھ لی تھی۔ لیکن اب ساری اجتماعی نماز جنازہ غائب میں بھی ان کو پیش نظر رکھا جائے۔ ان کی خاص بات تھی کہ ان کے والد ۱۹۴۷ء میں احمدی ہوئے یعنی روحانی طور پر ۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ یہ ۴۸ء میں پیدا ہوئے اس لئے پیدائشی احمدی تھے اور سلسلہ کے عاشق تھے۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں کا اتنا شوق تھا کہ ایک لمحہ کے لئے وہاں سے نظر ہٹا نہیں سکتے تھے اور پیغام بھیجا کرتے تھے کہ ایم ٹی اے زندہ باد مجھے تو زندگی کا مزہ مل گیا ہے اس سے۔ اور سمجھ آئے نہ آئے بیٹھے رہتے تھے اس کے سامنے۔ دماغ کا کینسر ہوا اس وجہ سے بالآخر آپریشن بھی ہوا سوئٹزرلینڈ میں لیکن عام طور پر دماغ کا کینسر آپریشن کے جواب میں ردعمل دکھایا کرتا ہے۔ کچھ دیر کا وقتی آرام آ کے پھر پہلے سے بھی بڑھ کر خرابی۔ چنانچہ ہر دنیاوی کوشش ناکام رہی۔ ان کے والد بھی بہت بزرگ ہیں اور اس علم پر کہ میں نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھ لی ہے ان کا نہایت ہی محبت اور خلوص کا خط آیا ہے۔ کہتے ہیں میں تو اتنی سی بات سے ہی راضی ہو گیا ہوں مجھے بہت ہی صبر ملا ہے اس سے۔ تو اس لئے ضروری ہے کہ ان کو دوبارہ ہم سب اپنے ذہن میں پیش نظر رکھتے ہوئے نماز جنازہ غائب پڑھیں گے۔

ہماری تبلیغی و تربیتی مساعی

ایک ایمان افروز تقریب ۵۷ افراد کا قبول احمدیت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام ۳؍مارچ ۹۶ء کو ایک ایمان افروز تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ۵۷ سعید روحوں کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ ۳۳ مردوں اور ۲۴ عورتوں پر مشتمل یہ نو مبائعین پڑھے لکھے اور احمدیت پر پوری طرح تحقیق اور چھان بین کر کے ہی بیعت پر آمادہ ہوئے ہیں۔ مکرم سی پی کنجاموسا صاحب صوبائی امیر کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس میں مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد مکرم سی ایم سلیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم بی۔ ایم۔ کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مکرم پی۔ ایم عبد اللہ صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ مکرم پی حمید جلیل صاحب امیر جماعت کروناگپلی مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب اور مکرم امیچی کویا صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ نے مختصر خطاب کر کے نو مبائعین کو مبارکباد دی۔ آخر میں خاکسار نے بیعت کی حقیقت اور اس کی شرائط پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد بیعت کے الفاظ دہرا کر اجتماعی دعا کروائی گئی۔ اس ایمان افروز تقریب میں شمولیت کے لئے کالیکٹ کے تمام احمدی احباب و مستورات کے علاوہ مضافات کی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ آخر میں سب کو شیرینی تقسیم کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے اور ہر قسم کی آزمائش کو کامیابی سے طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ کالیکٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کے تحت بک سٹال

۱۶ تا ۲۶ نومبر ۹۵ء جماعت احمدیہ مدراس نے ہفتہ تبلیغ شایان شان طریق سے منایا۔ "مسلم جیلی وپژن احمدیہ" کے عنوان سے پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ ۲۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا (GANDHI BEACH) خدام الاحمدیہ کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔ مناظرہ کوئمبٹور کی ویڈیو کیسٹس سال ۹۵ سے ہر اتوار دکھائی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان نے احمدیت قبول کی۔ "مدراس بک فیئر ۹۶-۹۵ء" میں جماعت کو بھی خدا کے فضل سے بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس میں ۱۰۰۰/- روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں پانچ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ جملہ نو مبائعین کے ایمان میں استقامت عطا کرے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس)

گوا میں تبلیغ احمدیت

میرے شوہر بیوپار کے سلسلہ میں گوا جاتے رہتے ہیں موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار اور قمر النساء منڈاسگر صاحبہ جنرل سیکرٹری آف ہبلی کو بھی ان کے ساتھ جانے کا موقعہ ملا ۔۔۔۔۔۔۔ ماہ نومبر میں ہفتہ تبلیغ کے دوران ہم برقعہ پہن کر نکلیں اور گھر گھر جا کر پیغام حق پہنچایا نیز لٹریچر تقسیم کیا ایک خاتون جن کے شوہر آٹھ سال پہلے احمدی ہوئے تھے ابھی تک احمدی نہ تھیں کو اس سال قبول احمدیت کی توفیق ملی بہتر نتائج نکلنے اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نذیرہ مبشر منڈاسگر ہبلی کرناٹک)

بدر کا مسیح موعود نمبر مزید شائع کر دیا گیا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر قادیان کے مسیح موعود نمبر کو ملاحظہ فرما کر مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کے نام اپنے مکتوب میں خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ہفت روزہ بدر کا مسیح موعود نمبر تو ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ مضامین پر مشتمل ہے۔ نئی نسل کے بچوں کے لئے اس سے استفادہ کا پروگرام بنانا چاہیئے۔ اس کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ سے رابطہ کریں۔"

چونکہ یہ خصوصی نمبر ختم ہو چکا تھا اور احباب کی طرف سے مزید کا مطالبہ ہو رہا تھا۔ نیز حضور انور کے مذکورہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے بالخصوص نئی نسل اور داعیین الی اللہ اور زیر تبلیغ احباب کے استفادہ کے لئے نظارت نشر و اشاعت نے اس خصوصی نمبر کو مزید ایک ہزار کی تعداد میں شائع کر دیا ہے جو حسب سابق رعایتی قیمت پر نظارت نشر و اشاعت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جماعتیں اور احباب جماعت جلد توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ داعین الی اللہ کے لئے تو خاص طور پر ہمیشہ ساتھ رکھنے والا رسالہ ہے جس میں تمام ضروری عقائد اور اعتراضات کے جوابات حوالہ جات کے ساتھ درج کر دیئے گئے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

ایسی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان و امراء ضلع سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن جماعتوں میں ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء کا انتخاب عہدیداران عمل میں نہیں آیا، وہ براہ مہربانی ایک ماہ کے اندر اندر اپنی اپنی جماعتوں کا انتخاب عہدیداران کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔

نوٹ:۔ ایسی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان کے نام علیحدہ سے بذریعہ خط توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی امراء کو بھی توجہ دلائی جا رہی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ادائیگی لازمی چندہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کی بابرکت قیادت میں جماعت احمدیہ عالمگیر ترقی کے دور میں گامزن ہے۔ روزانہ سینکڑوں اور ہر سال لاکھوں نفوس حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں داعیین الی اللہ بلکہ جدید ترین سیٹیلائٹ کے نظام کو اس کام پر مامور کیا ہوا ہے۔ اس انقلابی ترقی کے دور میں اخراجات جماعت احمدیہ بھی غیر معمولی طور پر بڑھتے جا رہے ہیں جس کو پورا کرنا ہم سب افراد جماعت کا فرض ہے ہم سب جانتے ہیں کہ موجودہ مالی سال کے نو ماہ سے زائد گزر چکے ہیں دو اڑھائی ماہ باقی ہیں لیکن بعض افراد کی طرف سے لازمی چندہ جات یعنی زکوٰۃ، حصہ آمد، چندہ عام جلسہ سالانہ وغیرہ میں ادائیگی تدریج سے کم ہو رہی ہے۔ یہ صورت حال فکر کن ہے۔ آپ براہ مہربانی ان لازمی چندہ جات میں نمایاں اضافہ سے باشرح ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں، رحمتوں، نیک مرادوں اور نیکیوں کو پانے کے لئے اپنے پسندیدہ اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی سعادت عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اداریہ — بقیہ صفحہ ۲

اس کے پینے کے بعد جب انسان مدہوش ہو کر دوسروں کو غصہ دلانے والی حرکتیں کرتا ہے۔ دوسروں کی عزتوں پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ بے حیائیوں کو پھیلاتا ہے تو ظاہری دشمنیاں اور اندرونی عداوتیں پنپنے لگتی ہیں۔ خاندان ٹوٹ جاتے ہیں۔ رشتہ داریوں کے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔ غریب جو اس منحوس چیز کا عادی ہو جاتا ہے، جب اپنے گھر کے بنیادی اخراجات کو نہیں چلا سکتا اور شراب پیتا ہے تو گھر میں لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد پرورش پاتے ہیں۔ اور پھر ایسے گھر اور ایسا معاشرہ جو شرابی ہو۔ ذکرِ الٰہی اور نماز کے پابند کس طرح ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ نے فرمایا کہ شراب ایک تو معاشرے میں دشمنی اور عداوت پیدا کرتی ہے اور دوسرے ذکرِ الٰہی اور نماز و عبادت سے انسان کو روک دیتی ہے۔ پس آج کی دنیا پر اسلام کا یہ احسان ہے کہ وہ معاشرے کی فلاح و بہبود اور اُسے مختلف قسم کی بے حیائیوں اور بُرائیوں سے بچانے کے لئے صریح طور پر شراب اور دیگر منشیات کی حُرمت کا اعلان کرتا ہے۔

شراب کو جائز قرار دینے کے لئے آج کے اِس دَور میں بعض لوگ یہ جواز نکالتے ہیں کہ شراب بے شک بُری چیز ہے لیکن جب اعتدال سے ہٹ کر شراب پی جائے تو وہ اپنے نقصانات چھوڑتی ہے اور اگر کم مقدار میں اعتدال کے اندر رہ کر شراب پی جائے تو وہ نقصان نہیں پہنچاتی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انجیل کا حوالہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ "اتنی شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ"۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ نشہ خواہ کسی چیز کا بھی ہو اُس کو جب بھی شروع کیا جائے اس کی طلب دن بدن بڑھتی ہے اور نشے والا انسان ہر دن اس کی مقدار میں اضافہ کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے دن کی اس کی مقدار اس کی طلب کو پورا نہیں کرتی۔ لازماً وہ پہلے سے زیادہ مقدار میں نشہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہی حال شراب کا ہے اور یہی حال افیون۔ چرس اور ہیروئین اور دیگر نشوں کا ہے۔ یہی وہ نشے ہیں جنہوں نے تیسری دنیا کے غریب نوجوانوں کی زندگیوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ انہیں پڑھنے لکھنے اور زندگی کی ترقی کی دَوڑ میں پچھاڑ دیا ہے۔ اس تعلق میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:-

ا — ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اا — اور یہ کہ جس کے کثیر سے نشہ پیدا ہو اس کی قلیل مقدار بھی کھانا ناجائز ہے۔

(ابوداؤد)

اور آج کے اِس دَور میں سائنسدانوں نے بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ شراب خواہ تھوڑی مقدار میں پی جائے سخت نقصان دہ اور صحت کے لئے مُضر ہے۔ چنانچہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O.) کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق شراب کے چند گھونٹ بھی صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کبھی کبھار یا چند گھونٹ یعنی تھوڑی مقدار میں بھی شراب پینا کئی خطرات کا باعث ہو سکتا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ دن میں ایک یا دو مرتبہ تھوڑی شراب پینا بیماریوں کو ختم کرتا ہے۔ یہ پروپیگنڈہ بالکل غلط ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ شراب پینا کئی سماجی اور میڈیکل مسئلوں کی جڑ ہے۔ اس سے کینسر، حادثات۔ کنبہ کی مشکلات۔ تشدد۔ جنسی بے راہ روی اور جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۳ نومبر ۱۹۹۴ء)

پس آج سے پہلے جن کو مذاہب جائز قرار دیتے رہے۔ بعض اس کے تھوڑے استعمال کو جائز سمجھتے تھے۔ آج ٹھوکریں کھا کر اور دھکے کھا کر نہ صرف اہلِ مذاہب کو بلکہ ماہر سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کو سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ مجید کی تعلیم مبارک پر ہی عمل کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ؎

یا الٰہی تیرا فرقان ہے کہ اِک عالَم ہے! جو ضروری تھا وہ سب اس میں مُہیّا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دُکانیں دیکھیں مَئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

(مُنیر احمد خادم) (باقی)

قرارداد تعزیت بر وفات محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
(آف ربوہ)

رپورٹ خاکسار مرزا وسیم احمد ناظرِ اعلیٰ کہ آج ۲۰ مارچ ۱۹۹۶ء کو ربوہ سے فون پر افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ رات محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان کی نواسی، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ کی بڑی صاحبزادی اور حضرت مصلح موعودؓ کی دوسری بہو تھیں۔ ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری سے آپ کی صحت متأثر تھی۔ آپ کی زندگی ایک نیک عملی نمونہ کی زندگی تھی۔ آپ بہت خاموش طبع۔ غریبوں اور مسکینوں کی ہمدرد اور آپ اپنے واقفِ زندگی خاوند محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ زندگی بھر خدمتِ دین بجا لاتی رہیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان، ہندوستان بھر کے احمدیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کرتی ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ:-

یہ تعزیتی قرارداد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور خاندان حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں بھیجی جائے۔

(ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان)

طالبِ دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ECT.

19-A. JAWAHAR LAL NAHRU ROAD.
CALCUTTA - 700081.

Star CHAPPALS

PHONE :- 543105.

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS.

105/661, OPP. BLOCK NO.7 FAHIMABAD COLONY
KANPUR-1 PIN. 208001

C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

PHONE :- 26-3287

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES.

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072.

قرار دادِ تعزیت بر وفات محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ آف لاہور
والدہ محترمہ محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

یہ خبر ہم سب ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان و احباب جماعت احمدیہ قادیان کے لئے بے حد صدمہ کا موجب ہوئی کہ مکرم و محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کی والدہ ماجدہ محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ثناء اللہ خان صاحب مورخہ یکم مارچ ۹۶ء کو جمعہ کی شام لاہور میں وفات پاگئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت شیخ محمد صاحب آف مزنگ لاہور صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی عمر وفات کے وقت ۹۶ سال تھی۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ نہایت نیک دل اور دعاگو تھیں۔

ممبرانِ مجلس صدر انجمن احمدیہ و جماعتہائے احمدیہ قادیان مرحومہ کی وفات پر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ یو۔کے اور جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتا رہے اور جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور انہیں مرحومہ کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے تاکہ یہ نیکیاں مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ آمین۔

(ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان و احباب جماعت احمدیہ قادیان)

نوٹ:۔ مرحومہ کی وفات پر مجالس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے قرار داد تعزیت موصول ہوئی ہے۔

بدر کی خصوصی اشاعت پر حوصلہ افزا خط

محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرلہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اخبار بدر خاص نمبر پر تہہ دل سے مبارکباد دینے کے لئے یہ چند سطور شدید بخار کی حالت میں لکھ رہا ہوں۔ قادیان سے واپسی پر گاڑی میں بیٹھ کر سارا بدر پڑھا۔ خدا کے فضل سے اس کا ہر مضمون ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔ بہت ٹھوس اور بہت سارے ضروری حوالہ جات سے بھرپور ہر مضمون بہت کارآمد، مفید اور پُر از معلومات تھا۔ آپ کا ایڈیٹوریل اور مضمون بھی حسب سابق نہایت شاندار ہیں۔ اسی طرح اس کا SET UP & SET UP بھی بہت اچھا ہے۔ کتابت اور طباعت ماشاء اللہ بہت شاندار ہے۔

الغرض اخبار بدر کی تاریخ میں یہ خاص نمبر ایک منار کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلا مبالغہ یہ رسالہ ایک علمی دستاویز ہے۔

آپ کی خدمت میں اور اس کے پیچھے جن دوستوں نے کام کیا ہے اور تمام مضمون نگاروں کی خدمت میں میری مبارکباد اور شکریہ پہنچائیں۔"

دفتر و گیسٹ ہاؤس مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

سیدنا حضور انور کی منظوری سے زیر تعمیر ہے۔ تمام اراکین مجلس انصار اللہ بھارت سے پُرزور گزارش ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر مالی تعاون فرمائیں تاکہ دفتر اور گیسٹ ہاؤس جلد تعمیر ہو سکے۔ امید ہے احباب کرام خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ (قائد مال)

تندرستی ہزار نعمت ہے!

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRANI GUTTA

چیف کوچ:۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر حیدرآباد

وزن کم کرنے، بڑھانے، موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں تمام کی جانیوالی ایکسرسائز اور خوراک، باڈی بلڈنگ کرنے احباب شیڈول کیلئے (باڈی ویٹ ساتھ لکھیں) مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔

باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کے لئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔

مکمل معلومات کے لئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

M.A.SALEEM (BODY BUILDER) H.NO.18-2-888/10/71
NIMRA COLONY, FALAKNUMA POST - 500253.
HYDERABAD (A.P.) INDIA.

افسوس! محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب وفات پاگئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب ۳۰ دسمبر ۱۹۹۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم جید عالم، دیرینہ خادم سلسلہ اور ممتاز واقف زندگی کے ساتھ ساتھ ۱۹۳۶ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سفر دھرم سالہ میں ہمراہ چلنے کا ارشاد فرمایا اور وہاں اپنے چار صاحبزادگان کی تعلیم آپ کے سپرد فرمائی جن میں خاکسار بھی شامل تھا۔

مولانا مرحوم کی وفات پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سراج الحق صاحب کے نام تعزیت کا جو خط ارسال فرمایا ہے بغرض تحریک دعا درج ذیل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم مولانا صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا وسیم احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لندن
۲۵-۱۲-۹۵

مکرم سراج الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلسلہ کے دیرینہ خادم، ممتاز واقف زندگی اور انتہائی مخلص باوفا محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کی وفات کی خبر ہر جگہ افسوس سے سنی گئی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سب پیاروں سے زیادہ پیارا ہے۔ ہم سب اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت میں اونچا مقام عطا فرمائے۔

جماعت میں مرحوم کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا اُن کی خدمات کو خراج تحسین کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ بالخصوص قرآن کریم کی خدمت میں بہت نام کمایا ہے۔ خلفائے وقت سے وفا کا معیار بہت بلند رہا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی روح کو پُرسکون رکھے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعاؤں کی توفیق دے۔ نماز جنازہ غائب انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔ اللہ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ گھر میں سب عزیزوں کو محبت بھرا اسلام۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

قارئین مطلع رہیں!

آفسیٹ پریس کی تنصیب کی وجہ سے اخبار بدر کے شمارے ان دنوں تاخیر سے طبع ہو رہے ہیں۔ کم از کم ایک ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہنے کا امکان ہے۔ اس کے لئے ادارہ قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(۲) ۔ بدر کا ۱۱ اپریل کا شمارہ چند یوم تک انشاء اللہ پوسٹ کر دیا جائے گا۔ اس شمارہ کی ترسیل میں بعض وجوہات کی بناء پر تاخیر ہوئی ہے اور اسی بناء پر زیر نظر شمارہ بھی ۱۸/۲۵ کا اکٹھا شائع کرنا پڑا ہے۔

منیجر ہفت روزہ بدر قادیان